جلد ۲۶ | مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۲۴

اخبار "ملاپ" میں انجمن احمدیہ قادیان کے متعلق غلط بیانی

اخبار "ملاپ" (۲۵ ستمبر) نے "انجمن احمدیہ قادیان کے بانی کے حفظ امن کی ضمانت" کے غلط عنوان کے ماتحت لکھا ہے۔ کہ:-

"قادیان میں خلیفہ قادیان کی پارٹی اور انجمن احمدیہ قادیان کے درمیان کشیدگی کے باعث دونوں پارٹیوں کے کچھ اشخاص کی زیر دفعہ ۱۰۷ حفظ امن کی ضمانتیں ہوئی تھیں۔ دونوں فریقوں کے آدمیوں نے حفظ امن کی اس ضمانت کے حکم کے خلاف سشن کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست کی۔ عدالت نے اور تو سب آدمیوں کی ضمانتیں منسوخ کر دیں۔ مگر شیخ عبد الرحمان بانی انجمن احمدیہ قادیان اور دوسری پارٹی کے ایک آدمی کی ضمانت کا حکم بحال رکھا۔ شیخ عبد الرحمان نے ہائیکورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دی۔ مسٹر جسٹس سکیمپ نے آج اسے مسترد کر دیا ہے"

ان سطور میں "ملاپ" نے جو غلطی کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ شیخ عبد الرحمن مصری کو "انجمن احمدیہ قادیان کا بانی" قرار دیا گیا ہے اور پھر "انجمن احمدیہ قادیان" اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جماعت میں "کشیدگی" بتائی ہے۔ حالانکہ "انجمن احمدیہ قادیان" اس انجمن کا نام ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت کام کرتی۔ اور جماعت احمدیہ کی مرکزی انجمن ہے۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کا اس انجمن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے دو تین ساتھیوں سمیت جو ڈھونگ رچایا تھا۔ اس کا نام "مجلس احمدیہ" رکھا تھا۔ اور انہیں اسی کا بانی کہا جا سکتا ہے ؀

دراصل بات یہ ہے۔ کہ شیخ عبد الرحمن مصری کی زیر دفعہ ۱۰۷ حفظ امن کی جو ضمانت سشن کورٹ میں بھی بحال رہی تھی۔ اس کے خلاف ہائی کورٹ میں انہوں نے اپیل کر رکھی تھی۔ جو مسترد کر دی گئی۔ مگر اس بات کا ذکر کرتے ہوئے "ملاپ" نے جو عنوان قائم کیا۔ اس میں بہت بے احتیاطی سے کام لیا۔ کیونکہ اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ "انجمن احمدیہ قادیان" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جماعت سے نہ صرف کوئی الگ چیز ہے۔ بلکہ بالمقابل پارٹی ہے جس سے کشمکش جاری ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے ؀

ایک جماعت کے راہ نما یا قابل احترام شخصیت کے متعلق کسی قسم کی غلط بیانی جو نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اس کا کسی قدر احساس خود "ملاپ" کو اس سے ہو گیا ہو گا۔ کہ حال میں یونائیٹڈ پریس کا یہ تار جب اخبارات میں شائع ہوا۔ کہ شومسند ر دہلی کے ستنیہ آگرہ کے سلسلہ میں مہاتما منسراج جی کو گرفتار کر لیا گیا ہے تو "ملاپ" نے اس کی تردید نہ صرف یونائیٹڈ پریس سے کرانی ضروری سمجھی۔ بلکہ خود بھی جلی الفاظ میں تردید کی۔ تا کہ آریوں میں تشویش نہ پیدا ہو۔ اسی بات کو اگر وہ جماعت احمدیہ کے متعلق بھی پیش نظر رکھ لیتا تو اس قسم کی بے احتیاطی کا مرتکب نہ ہوتا جس کے ازالہ کے لئے ہمیں یہ سطور لکھنی پڑی ہیں ؀

اس موقعہ پر یہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیخ عبد الرحمن مصری کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ میں سے مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب کی ضمانت لی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے اسے بھی بحال رکھا ؀

قادیان میں چوری کی پے درپے وارداتیں

گذشتہ چند روز سے قادیان میں چوری کے خطرات بہت بڑھ گئے ہیں۔ ۲۳-۲۴ ستمبر کی درمیانی شب کو بکنگ کلارک قادیان کے کوارٹر پر چوروں نے حملہ کر کے انہیں سخت زدوکوب کیا۔ اور اُن کی بیوی کے ہاتھوں سے زبردستی سونے کے کنگن اتار لئے۔ جن میں سے ایک تو بھاگتے وقت گر گیا۔ اور دوسرا وہ لے گئے اس کے بعد ۲۴/۲۵ ستمبر کی درمیانی شب محلہ دارالعلوم میں محمد شریف و محمد نذیر صاحبان مالک لاہور ہاؤس کے

مکان کے بیرونی دروازے باہر سے بند کر کے ایک کھڑکی میں سے نقب لگانی شروع کی۔ مگر مالک مکان کے بیدار ہونے پر بھاگ گئے۔ اس کے معاً بعد بابو محمد امیر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ہاں نقب لگانے کی کوشش کی۔ اور جب پتہ لگنے پر شور کیا گیا۔ تو چوروں نے سخت خشت باری شروع کر دی۔ اور آخر امداد کے لئے آنے والوں کی آواز سنکر چور بھاگ گئے۔ اس کے علاوہ کئی اور مکانوں کے ارد گرد بھی راتوں کو چور منڈلاتے پائے گئے۔

تعجب ہے کہ قادیان میں اس قدر ڈسٹرکٹ اور ریزرو پولیس اور چوکیداروں کے ہوتے ہوئے چوروں نے اس قدر اودھم مچا رکھا ہے۔ اور جہاں مخبرین میں سے ہر ایک کے ساتھ سپاہی تعینات ہیں وہاں ہزارہا لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کا کوئی تسلی بخش انتظام نہیں۔

ہم افسران بالا سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ رات کے وقت قادیان کی آبادی کو چوروں کی حکومت کے حوالے کر دینا اگر کسی خاص مصلحت کے ماتحت نہیں۔ تو یہ سلسلہ کب ختم ہوگا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱/۲ ۶ بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعا کرتے رہیں۔

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جن کے گلے کا اپریشن ہوا ہے ان کو بخار ہو گیا۔ نیز امۃ الباسط صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی بخار ہے احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو دس بارہ روز سے پیشاب کی تکلیف ہے۔ اور ابھی تک آرام نہیں آیا۔ تکلیف بہت ہے دعائے صحت کی جائے۔

۲۵ ستمبر ملک نور خان صاحب کی لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی ازراہ نوازش شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

۲۵ ستمبر چوہدری بدر الدین صاحب نے اپنے لڑکے مولوی عطاء اللہ صاحب کی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

سامانہ ریاست پٹیالہ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

سامانہ ریاست پٹیالہ میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ۷۔ ۸۔ ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴ اسوج سمت ۱۹۹۵ کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں قادیان شریف کے علمائے کرام کی تقاریر ہوں گی۔ ارد گرد کی احمدی جماعتوں کے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ کثرت سے شامل جلسہ ہو کر مستفید ہوں۔ اور جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

طلباء جامعہ احمدیہ کو اطلاع

طلباء جامعہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ یکم اکتوبر کو جامعہ کھل جائیگا یکم کو طلباء کی حاضری لازمی و ضروری ہے۔ جو لڑکا یکم کو حاضر نہ ہوگا۔ وہ اس کا مستحق ہوگا۔ کہ اسکا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گھنٹی پڑنے کے ساتھ ہی سبق ہوگی۔ نیز طلباء پر فرض ہے کہ وہ اپنی وردیاں اور چھڑیاں مہیا کر کے آئیں۔ اور کسی طالب علم کا بھی وردی کے نہ ہونے کے متعلق کوئی عذر نہ سنا جائے گا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ ستمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

No.	Name
802	Sheikh Abdul-Hakeem W. Africa
803	Malik Mohd Din "
804	Ajas Ference Hungary.
805	Mrs Willie Mae Haywood Chicago America.
806	Helen Heloise Herring America
807	Mr. Georg Brown "
808	George Jayner "
809	James Appling "
810	Calvin Walsh "
811	Mr. Paul Haywood "
812	Mrs. Sina Smith "
813	Mr. London James "
814	" Jhon Smith "
815	Mrs. Alma Hooper "
816	Mr. Otis Hooper "
817	Mrs. Sedonia Smith America
818	Mr. Harry Louis Cannaday America
819	Mr. Sall Cannaday America.
820	Mrs. Lena Sayder Chicago.
821	Mr. Herman Stone "
822	Mrs. Katherina "
823	Mr. Wills Powell "
824	" Jhon Sayder "
825	Mr. Milton H. Fleming Chicago
826	Mr. Hawand Henderson Chicago
827	Mr. William Doris Chicago
828	Mrs. Carrie Doris "
829	Jardon Jones "
830	Mrs. Rebbea "
831	Yasmini Sahiba Tabora.
832	Yaya Sahiba "
833	Fatima "
834	Yangumacho "
835	Sada "
836	Afuwa "
837	Azeeza. "
838	" Binti Jombi Tabora

(باقی)

درخواست دعا بذریعہ تار

محمد خان صاحب کان پور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کا بڑا لڑکا لطیف احمد بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت عطا کرے۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا التوا

چونکہ ۲۲ اکتوبر کے ایک یا دو دن بعد رمضان شروع ہونیوالا ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کا مجوزہ اجتماع بجائے ۲۲ اکتوبر کے انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوگا۔

سکرٹری خدام الاحمدیہ

اسلام اور حقوقِ نسواں

اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ جو کچھ سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ اس کے متعلق ایک گزشتہ پرچہ میں روشنی ڈالتے ہوئے بتایا جا چکا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا صنفِ نازک پر یہ ایک عظیم الشان احسان ہے کہ آپ نے اس کے صدیوں سے پامال شدہ حقوق پھر واپس دلائے اور پھر اسے اس قابل بنایا۔ کہ وہ دنیا میں عزت و آبرو کے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔ اور فی الحقیقت۔ یہ کس قدر افسوسناک کیفیت تھی۔ کہ منجملہ اور بہت سی ناروا باتوں کے عورتوں کے متعلق یہاں تک کہا جاتا۔ کہ مذہبی امور میں ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ حصہ لیں۔ اور اگر وہ اپنے شوق سے حصہ لیں بھی۔ تو خدا تعالےٰ کے انعامات انہیں حاصل نہیں ہو سکیں گے۔ گویا نعوذ باللہ انعاماتِ الٰہیہ کے ٹھیکیدار صرف مرد تھے۔ اور خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے انعامات تقسیم کرنے کا کلی اختیار دے رکھا تھا۔ اور وہ اس امر کا حق رکھتے تھے۔ کہ جس کو چاہیں۔ حصہ دیں۔ اور جس کو چاہیں رد کر دیں ؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد جب اور عیوب کے خلاف پُر زور آواز اٹھائی۔ تو آپ نے اس امر کے خلاف بھی اپنی آواز بلند کی۔ اور دنیا کے سامنے یہ حقیقت بے نقاب کر دی کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ط کہ عورت اگر اعمالِ صالحہ بجا لائے۔ تو دینی لحاظ سے وہ ویسے ہی انعامات حاصل کر سکتی ہے۔ جیسے انعامات مرد حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر دینی حکم پر عمل کرنا جس طرح مردوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور جس طرح مرد اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی اس کا قرب حاصل کر سکتی ہیں۔ بلکہ اگر کوئی عورت دین میں اخلاص اور فدائیت سے کام لے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے قرب کے میدان میں مردوں سے بھی آگے نکل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

"ہم نے دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتیں بسبب اپنی قوت ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ فضیلت کے متعلق مردوں کا ٹھیکہ نہیں۔ جس میں ایمان زیادہ ہوا۔ وہ بڑھ گیا خواہ مرد ہو۔ خواہ عورت ہو"

(بدر ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء)

یہ وہ تعلیم ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت دی جب اس کے بالکل برعکس خیالات دنیا میں رائج تھے۔ آپ نے ان احکام کے ذریعہ عورت۔ کو اس غلامی سے آزاد کیا۔ جس میں وہ صدیوں سے جکڑی چلی آ رہی تھی۔ پھر آپ نے یہیں تک بس نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا:۔

۱۔ اِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ

جو لوگ لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ان سے سخت باز پرس ہوگی ؛

۲۔ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ

تم سب میں سے بہتر وہی ہے۔ جس کا سلوک اپنی بیوی سے اچھا ہے ؛

۳۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ عورتوں کے حقوق مردوں کے ذمہ ہیں۔ جس طرح عورتوں کے ذمہ مردوں کے حقوق ہیں ؛

۴۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔ ہر مسلمان مرد۔ اور عورت کا فرض ہے۔ کہ علم حاصل کرے۔ یہ ارشاد فرما کر آپ نے عورت کے لئے تعلیم و ترقی کا وہ دروازہ جو اس کے لئے بالکل بند تھا کھول دیا ؛

۵۔ والدہ کی عزت کرنے کی آپ نے اس قدر تاکید کی۔ کہ فرمایا جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے

۶۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خود خانگی امور میں ہمیشہ اپنی بیویوں کو مدد دیتے۔ اپنی جوتی گانٹھ لیتے بکریوں کا دودھ دوہ لیتے۔ کپڑوں کی معمولی مرمت کر لیتے۔ اونٹ کے آگے چارہ ڈال دیتے۔ آگ جلا دیتے ؛

۷۔ آپ قومی امور میں بیویوں سے بعض دفعہ مشورہ بھی کر لیتے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ لیا ؛

۸۔ بیویوں سے محبت کرنے کے متعلق اپنا نمونہ لوگوں کے سامنے یہ پیش کیا۔ کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ان کی وفات کے بعد ہمیشہ محبت کے ساتھ ذکر فرماتے ؛

۹۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جو شخص اپنی لڑکیوں کی اچھی پرورش کرے گا۔ اسے جنت ملے گا ؛

۱۰۔ عورتوں کے حقوق کے متعلق فرمایا۔ جو تم خود کھاؤ۔ وہی انہیں کھلاؤ جب تم نئے کپڑے بنواؤ۔ تو انہیں بھی نئے کپڑے بنوا دو۔ کبھی منہ پر نہ مارو۔ ان کے متعلق کوئی برا کلمہ اپنی زبان سے نہ نکالو۔ ان سے کبھی جدا نہ ہو۔ اور اگر کبھی ضرورت پڑے۔ تو صرف گھر کے اندر جدائی اختیار کرو۔

۱۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عورتوں کے حقوق کا اس قدر خیال تھا۔ کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر بھی آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنی بیویوں کے ساتھ رحم کے ساتھ پیش آؤ ؛

اسلام کے یہ احسانات اس بات کے مقتضی ہیں۔ کہ عورتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بکثرت درود پڑھا کریں جنہوں نے صنفِ نازک کو قعرِ مذلت سے نکال کر بامِ رفعت پر پہونچا دیا۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی درود بھیجیں۔ جنہوں نے اسلام کی تعلیم کو پھر دنیا کے سامنے رکھا۔ اور پھر عورت کی عزت صحیح معنوں میں دنیا میں قائم کی ؛

آج دنیا میں چاروں طرف ایک ہنگامہ بپا ہے۔ اور وہ مذاہب جنہوں نے نسوانی حقوق کی کبھی تائید نہیں کی تھی۔ ان کے پیرو بھی یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب نے ہی عورت کی عزت دنیا میں قائم کی ہے۔ مگر یہ ایک واقعہ ہے۔ جس کی سچائی آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت کی جا سکتی ہے۔ کہ دنیا میں اسلام سے قبل کوئی ایک مذہب بھی ایسا نہیں تھا۔ جس نے عورتوں کو وہ حقوق دیئے ہوں۔ جو اسلام نے دیئے ہیں۔ ہاں اسلام کی نقل۔ اور مسلمانوں کے تتبع میں دوسرے مذاہب کے پیرو بھی اب اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ عورتوں کے حقوق غصب نہ کریں مگر بہر حال وہ نقل ہے۔ اور اس بات کا ایک اور یقینی ثبوت۔ کہ اسلام واقعہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ مذہب ہے۔ کیونکہ حوادثِ زمانہ کے تھپیڑے کھا کھا کر لوگ۔ آخر اسی مقام پر آئے ہیں جس مقام پر اسلام بنی نوع انسان کو کھڑا کرنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ایک لمبا عرصہ اسلامی احکام پر ہنسی اڑائی اور کہا کہ اسلام کی تعلیم آج سے تیرہ سو سال پہلے کے لوگوں کے لئے تھی۔ آج اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ مگر آخر اسلام کی فضیلت کا لوگوں کو اپنے عمل سے اقرار کرنا پڑا۔ اور انہیں ماننا پڑا۔ کہ اسلام کی ہر تعلیم قابلِ عمل ہے ؛

خلافت سلور جوبلی فنڈ میں حصہ لینا خدا تعالیٰ کی نعمتِ عظمےٰ کا شکر ادا کرنا ہے

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں اپنے ان فضلوں اور نعمتوں کے ذکر کے بعد جو اس نے اپنے بندوں پر کیں۔ اور کرتا رہتا ہے۔ اپنے ایک قانون سے ان الفاظ میں ایک لحاظ سے بشارت اور ایک لحاظ سے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ کہ جو میری دی ہوئی نعمتوں پر شکر بجا لاتا ہے۔ اس پر میں اور زیادہ نعمتیں نازل کرتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی قوم یا فرد کفرانِ نعمت کا مرتکب ہو۔ تو پھر اس کی بھی خیر نہیں۔ میں اسے خوب سزا دیتا ہوں۔ اور میرا عذاب اس کے لئے بہت سخت ہوتا ہے ؛

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے عزوجل کی نعمتوں کا شکر بھی فرائض حقہ میں داخل ہے۔ اور شکریہ نہ کرنے والی قوم خدا تعالےٰ کی نافرمان گنی جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ جو اس وقت دنیا میں واحد خدائی گروہ اور اس کے جنود کہلانے کی مستحق ہے اس کے لئے اپنے پیارے امام اور خلیفہ سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے وہ نعمتِ عظمےٰ جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔"

پھر وہ نعمت جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مقدر یوں ہے کہ اللہ تعالےٰ اس (مسیح موعود) کو ایک پارسا لڑکا دیگا۔ جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔" (نشان آسمانی)

اس میں قطعاً شک کی گنجائش نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کا مصداق وہ مبارک وجود ہے جو ایک نعمتِ عظمےٰ کے رنگ میں ہم میں موجود ہے۔ اور جس کی خلافت پر ۲۵ سال گزرنے کی تقریب پر ہر احمدی کو اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے خلیفہ کے حضور حسب استطاعت شکریہ کے طور پر اپنا اپنا ہدیہ پیش کرنا ہے اللہ تعالےٰ کی یہ بہت بڑی نعمت اور یہ پاک وجود جو اس نے احمدی جماعت کو نہایت مشکل گھڑیوں میں جبکہ جماعت پر ہموم و غموم کے پہاڑ نازل ہو رہے تھے۔ اس کی قیادت کے لئے عطا کیا پس نہ صرف اس لئے ہم پر شکر واجب ہے۔ کہ ۲۵ سال سے ہم اس قائد اعظم کے جھنڈے کے نیچے بڑے بڑے عظیم الشان روحانی مرحلے طے کر چکے۔ اور کر رہے ہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی اللہ تعالےٰ کا شکر ہم پر فرض ہے کہ یہ وجود اپنی پیدائش بلکہ اس سے بھی پہلے خدا تعالےٰ کے الہاموں کی بارش کے ذریعے ہمارے لئے آسمانی برکات اور انوار اور رحمتوں کے نزول کا باعث ہوا۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اس تقریب میں نہ صرف خود شاندار طور پر حصہ لے۔ بلکہ دوسرے

دار التبلیغ کلکتہ میں تبلیغی جلسہ

۱۱ستمبر۔ احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ میں زیر صدارت مولانا محمد یار صاحب عارف ایک اہم تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ چونکہ انگریزی اور بنگلہ اخبارات میں پہلے سے ہی اعلان کر دیا گیا تھا۔ اس لئے وقت مقررہ پر احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی صاحبان اور ہندو دوست بھی شریک ہوئے۔ پانچ بجے شام کو جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح سے تعلیم کا حصہ سنایا۔ اس کے بعد مولوی عبد الحفیظ صاحب نے "اسلام میں مساوات" پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اسلام نے بے شک مذہبی تمدنی اور اقتصادی معاملات میں مساوات قائم کی ہے۔ اور اس طرح ہر درجہ کے لوگوں کے لئے ترقی کے ذرائع مہیا کر دیئے ہیں۔ لیکن اسلام کمیونسٹ کی طرح تمام امتیازات کو مٹانے کی تعلیم نہیں دیتا۔

پھر اسی موضوع پر عارف صاحب نے تقریر کی۔ اور قرآن شریف سے ثابت کیا۔ کہ بعض مذاہب کی تعلیم کے مطابق جو امتیازات کسی خاص قوم یا خاص خاندان میں پیدا ہونے کی وجہ سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ انہیں اسلام نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے ہی دور کر دیا تھا۔ نیز سوشلزم کے حامیوں کے متعلق بتایا کہ اسلام اس حد تک تو ان کی تائید کرتا ہے۔ کہ ترقی کی دوڑ میں بغیر کسی امتیاز کے سب لوگوں کو مساوی حق حاصل ہے۔ اور غریبوں کا امیروں کے مال میں جو حق ہے وہ ان کو واپس ملنا چاہیئے ؛

اسلام نے اسی لئے ورثہ اور زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق تاکیدی احکام دیئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اسلام اس امر کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ حکومت امیروں اور غریبوں کو مساوی کر دے۔ کیونکہ اس طرح مقابلہ کی روح جاتی رہے گی۔ اور انسان بہت سی ترقیات سے محروم رہ جائے گا۔ آپ نے اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے احمدیت کی سچائی کے دلائل بھی بیان کئے۔ حاضرین خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لے کر گئے ؛

خاکسار محمد رفیق سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ

عبد الرحیم صاحب افغان کا احرار سے کوئی تعلق نہیں

اخبار احسان ۵ستمبر میں "قادیان میں خان کابلی احرار کارکن کے والد پر قاتلانہ حملہ" کے زیر عنوان ایک نوٹ ایسے رنگ میں لکھا گیا ہے۔ جس سے یہ غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے کہ کسی نے یہ حملہ کسی مذہبی جھگڑے کی بنا پر کیا ہے۔ اور خان کابلی کے والد کا احرار سے تعلق ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس تنازعہ کا باعث نہ تو کوئی مذہبی اختلاف تھا۔ اور نہ خان کابلی کے والد کا احرار سے کسی قسم کا تعلق ہے ؛

واقعہ یہ ہے کہ ۲ستمبر کو عبد الرحیم خانصاحب پر جو نہایت مخلص اور دیرینہ احمدی ہیں ایک شخص نذر محمد افغان نے محض ذاتی رنجش کی بنا پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں انہیں کچھ ضربات آئیں۔ اور اسی وقت علاج کے لئے انہیں نور ہسپتال میں داخل کر دیا گیا نظارت امور عامہ کو جب اس افسوسناک واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی۔ تو اس نے جہاں یہ معاملہ پولیس کے سپرد کر دیا۔ وہاں باوجود اس کے کہ خان کابلی جماعت احمدیہ سے خارج ہے۔ اسے بذریعہ فون اطلاع دے دی گئی۔ کہ وہ قادیان پہنچ کر اپنے باپ کی خدمت کرے۔ اسی طرح عبد الرحیم صاحب کے دوسرے لڑکے مولوی خلیل الرحمن صاحب مولوی فاضل

نبیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیوں میں مابہ الامتیاز

انسان کی فطرت میں خدا تعالیٰ کے وصال کی بے تابانہ تڑپ ودیعت کی گئی ہے۔ جاہل سے جاہل اور عالم سے عالم انسان محبوب ازلی کے وصال کی محسوس یا غیر محسوس خواہش رکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی خلقت بے فائدہ نہیں۔ بلکہ کسی نہایت اعلیٰ اور بہت ہی پاکیزہ مقصد کے حصول کیلئے ہے۔ کائنات عالم میں وہ اپنی ہستی کو بہر نوع ممتاز ترین محسوس کرتا ہے۔ اس پر یہ امر بالکل واضح ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام جاندار اور غیر جاندار اشیاء کا ظہور اسی کی خاطر ہے بلند آسمان اور وسیع زمین چمکتے ہوئے تارے اور ضیاء بخش سورج لیل و نہار کی گردشیں۔ اونچے پہاڑ اور اتھاہ سمندر سب اسی کے فائدہ کے لئے ہیں۔ اور وہ خود ایک ازلی ابدی مستجمع جمیع صفات محبوب کی رضاء کے لئے سرگرداں ہے۔

افرادِ عالم کا وہ حصہ جو اس حقیقت سے کلی آشنا ہے اور خدائے واحد کے مرسلین کے ذریعہ سب تفاصیل سے بخوبی آگاہ ہے۔ وہ اس معشوقِ حقیقی کے حسین وجمیل چہرہ کے ایک جلوہ کے اشتیاق میں اپنی انتھک کوشش صرف کر دیتا ہے۔ ایسے لوگ عوام الناس میں رہتے ہوئے بھی الگ تھلگ ہوتے ہیں۔ وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز اور سکون وراحت سے قطعی بے پرواہ ہو کر قدوس خدا کی خوشنودی کی خاطر دن کا آرام اور راتوں کی نیند قربان کرتے ہیں۔ اور اس کی ایک تجلی اور اس کی رحمت کے ایک پرتو کے واسطے ہر قربانی پر مستعد ہوتے ہیں خدا تعالیٰ بے انتہاء مہربان ہے۔ وہ ودود اور مستجاب الدعوات ہے وہ سمیع وعلیم ہے۔ بے شک وہ بہت شان والا اور بے نیاز ہے۔ اسے اپنے بندوں کی کسی قربانی کی احتیاج نہیں مگر وہ مجیب ہے۔ وہ اپنے ان بندوں پر جو اس کی راہ میں قدم مارتے۔ اور اس کی خاطر ہر ذلت سہتے اور آرام کو کھوتے ہیں۔ اپنی رحمت اور محبت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وہ اپنے بندے پر سکینت اور قرار نازل کرتا ہے۔ وہ اس سے راحت بخش کلام کرتا ہے۔ اس کو اپنی طمانیت بخش وحی سے مشرف کرتا ہے۔ اس پر اپنا الہام نازل کرتا ہے۔ ایسے بندوں کے ذریعہ رفیع الشان پیشگوئیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ نادان انسان ان کی باتوں کو سنتے اور تمسخر و استہزاء کرتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ اور نہایت ہی تحقیر آمیز انداز سے کہتے ہیں۔ بھلا ان کی پیشگوئیوں کی حقیقت ہی کیا ہے؟ ایسی باتیں تو ہمارے منجم اور کاہن رمال اور جفری۔ مسمرائزر اور ہپناٹائزر بھی بتاتے ہیں۔ کم عقل لوگ ان خزائن و معارف کی حقیقی قدر و قیمت سے ناآشنا ہو کر ذلیل منجموں اور قیافہ دانوں سے ان خدارسیدہ انسانوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ خدا کے ملہم بندوں کو قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ مگر مخالف نجومی اور مسمرائزر ذلیل اور اسفل ترین مقام پر اوندھے پڑے ہوتے ہیں۔ کاش وہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کی عظمت و شان کا اندازہ کر سکیں۔

سب سے پہلے تو یہی امر قابل غور ہے کہ کیا وہ نجومی اپنی پیشکردہ باتوں پر حق الیقین رکھتے ہیں۔ وہ بے شک اٹکل پچو بعض باتیں پیش کرتے ہیں مگر انہیں ہرگز یقین کا وہ مقام حاصل نہیں ہوتا۔ کہ اپنے الفاظ کو پوری تحدی اور زور سے پیش کر سکیں۔ ان کی باتوں میں جھجک اور ان کے کلام میں ہر قسم کے حجاب ہوتے ہیں ان کی گفتگو حد درجہ مبہم ہوتی ہے۔ وہ مستقبل کے متعلق بے شک ا[illegible] کرتے ہیں مگر انہیں یقینی طور پر کچھ کہنے کی ہرگز جرأت نہیں ہوتی۔ اور یقین سے محرومی کی وجہ سے ان میں غیر مبہم اظہارِ بیان کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے مقابل پر نبی یقین کی سیف قاطع سے مسلح ہو کر اٹھتے ہیں۔ جس طرح ان کی آنکھوں کے سامنے سورج چڑھتا اور غروب ہوتا ہے جس طرح وہ رات اور دن کو آتے اور جاتے دیکھتے ہیں۔ بالکل اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ یقین کیساتھ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی خبروں پر قائم و ثابت ہوتے ہیں۔ دنیا ان پر ہنستی ہے۔ تمسخر اڑاتی ہے۔ ان کی باتوں کو محال اور ناممکن الوقوع خیال کرتی ہے۔ مگر ان کے یقین میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ قوت ایمانی کے ساتھ اخبار الہٰیہ کو کیف اور لذت و سرور کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ ایسا یقین تام اور ایمانِ کامل کسی کاہن یا رمال کو نصیب ہونا ممکن نہیں۔

دوسرا فرق نبی کی پیشگوئیوں اور نجومیوں کی باتوں میں یہ ہوتا ہے کہ نبی نہ صرف اپنی پیشگوئیوں کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ بلکہ وہ اپنا دعویٰ بھی پیش کرتا ہے۔ لیکن ایک رمال اور جفری اس بات کا کبھی مدعی نہیں ہوتا کہ اس کا علم قطعی ہے۔

پس ایک مدعی الہام کے سامنے ان کی کچھ حقیقت نہیں رہ جاتی۔ وہ بے بضاعت اور بے سامان ہو کر اپنی بات کو بغیر کسی قطعی علم کے دعوے کے پیش کرتا ہے۔ برخلاف اس کے نبی اپنے دعوے کے ساتھ یہ امر بھی پوری تحدی کے ساتھ کہتا ہے۔ کہ وہ اس کے مقابل پر جمع ہو کر متحدہ طاغوتی قوتوں کے ساتھ اپنی طاقت صرف کر ڈالیں۔ لیکن خدائی بات انہونی نہ ہوگی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر واحد و قہار خدا کی بات ٹل نہیں سکتی۔ اور دنیا مشاہدہ کر لیتی ہے کہ آخر اس کی بات ہی سچی نکلتی ہے۔

تیسرا امتیاز یہ ہے کہ عین ممکن ہے وہ ظن اور تخمینہ جو قیافہ دان یا نجومی قوانین قدرت اور روایات ماضیہ سے مستنبط کر کے پیش کرے وہ قدرت کے عام اصول کے ماتحت ہونے کی وجہ سے پورا ہو جائے۔ اور متعدد افراد اس سے دھوکہ کھا جائیں اور یہ خیال کر لیں کہ اس کی پیشگوئی صادق اور اس کی بات سچی نکلی۔ مگر جب ایک نبی کے مدمقابل ہو کر وہ کوئی پیشگوئی کرتا ہے۔ تو اس کی بات کسی صورت میں بھی سچی نہیں نکلتی۔ اس کا تبحرِ علمی اس کی عمیق نظر اس کے گہرے قیافہ کے نتائج اور سنینِ ماضیہ کے تجارب سے حاصل شدہ اسباق سب دھرے رہ جاتے ہیں اس خدا کے فرستادہ کی بات نہایت روشن اور واضح طور پر کامل تجلی سے پوری ہوتی ہے۔ عین ممکن تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے فرعون کے ساحروں کی مکاریاں عوام الناس کو غلط فہمی میں مبتلا کر دیتیں۔ مگر عصائے موسوی کی ایک ہی جنبش نے انکی ساری سحر کاریوں کو ناکارہ کر کے انکے بے بنیاد کذب کو آشکارا کر دیا اور فرعونی ساحر موسوی مومن بن گئے

پھر امور غیبیہ الہٰیہ کی ایک یہ شان بھی نمایاں ہوتی ہے۔ کہ وہ نہایت معین اور مدون شکل میں دنیا کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر نجومیوں کی پیشگوئیاں صرف ایک عام غیر معین غیر مبہم اور ظنی حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ صرف عام قوانین قدرت سے اخذ کردہ نتائج پر مشتمل ہوتی ہیں ایک نجومی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس سال دنیا میں ایک جنگ ہوگی۔ یا فسادات ہونگے۔ یا کال اور مری پڑیگی۔ یا زلازل آئینگے۔ مگر وہ ایک نہایت ہی عام حیثیت ہوتی ہے۔ وہ وقت اور جگہ اور کیفیت اور کمیت کا پورا اور کامل اندازہ پیش نہیں کرتا۔ اس کے مقابل پر ایک نبی کی پیشگوئی کو دیکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ بدر کے دن رؤسائے کفار کے نہ صرف قتل ہونے کی خبریں دیتے ہیں بلکہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ فلاں سردار فلاں جگہ اور فلاں رئیس قبیلہ فلاں مقام پر مارا جائے گا۔ مومنین کی تعداد نہایت قلیل ہے سامان حرب بالکل ناکافی ہے۔ حالات مخالف ہیں۔ دنیوی نظر سے فضاء بالکل ناسازگار ہے مخالف پورے ساز و سامان سے آراستہ ہو کر اپنی قوت و شوکت پر غرور کرتا ہوا۔ لاؤ لشکر سمیت میدان محاربہ میں اترتا ہے۔ اس کو اپنی کثیر تعداد پر غرہ ہے۔ عرب کے نامی پہلوان نامور شمشیر زن۔ ماہر جنگجو اور بے خطا تیر انداز اس کے لشکر میں شامل ہیں اسلحہ کا عظیم الشان ذخیرہ اس کے پاس موجود ہے۔ آلاتِ ضرب کے ذخائر بھی کافی ہیں۔ مگر خدا کا پاک نبی نہایت معین اور مرتب صورت میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ:۔

سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

اور صرف یہی نہیں کہتا بلکہ ان نامور سرداروں کے قتل کی خبر دیتا اور مقامات قتل کی بھی تعیین کرتا ہے۔ جنگ شروع ہو کر جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اور دنیا انگشت بدنداں ہو کر اس تحیر خیز ماجرا کو دیکھتی ہے کہ ہزیمت خوردہ دشمن قلیل التعداد مومنین سے شکست کھا کر بھاگ جاتا ہے۔ اور ان کے بڑے بڑے سرداروں کی لاشیں بالکل انہی مقامات پر نظر آتی ہیں۔ جہاں جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائی تھیں

پھر موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ کا موعود مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوتا ہے۔ اور ایک گستاخ آریہ کے متعلق جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہے یہ کہہ کر:۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّان محمدؐ

اس کی خارق عادت موت کی پیشگوئی کرتا ہے۔ اور اس کے متعلق نہ صرف مدت بلکہ دن کی بھی تعیین کر دیتا ہے پھر دنیا حیران نگاہوں سے مشاہدہ کرتی ہے کہ یہ پیشگوئی اپنی پوری تجلی کے ساتھ اسی دن ظاہر ہو کر مامور من اللہ کی صداقت پر مہر ثبت کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عظیم الشان اور عالمگیر جنگ کی خبر دیتے ہیں۔ لیکن نجومیوں اور کاہنوں کی طرح نہیں۔ بلکہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ:۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس سے بڑھ کر قطعی اور یقینی اور معین و مرتب پیشگوئی اور کیا ہو سکتی ہے؟ اس کے مقابل پر رمّالوں اور جفریوں کی بے ربط بڑ کیا ہے؟ وہ یقیناً اس کی نظیر لانے سے عاجز ہیں

پھر انبیاء کی پیشگوئیاں نہ صرف معین ہی ہوتی ہیں۔ بلکہ زمانہ کے لحاظ سے بھی حد درجہ ممتد ہوتی ہیں۔ یعنی اتنے لمبے عرصہ پر حاوی ہوتی ہیں کہ کسی قیافہ شناس کی نگاہ کا وہاں تک پہنچنا کسی صورت میں بھی ممکن نہیں ایک نجومی کی قیاسی پیشگوئی بہت تھوڑے وقت کے لئے ہوتی ہے مگر نبی کی پیشگوئی کا زمانہ معجزانہ طور پر لمبا چلا جاتا ہے کسی کاہن کی کیا طاقت ہے کہ اتنے طویل زمانہ کے متعلق کوئی پیش خبری کر سکے۔ خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے ان کے متبعین کے متعلق پیشگوئی کرتا ہے۔

وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

کہ میں تیرے ماننے والوں (یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں) کو تیرے منکروں یعنی یہودیوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا کتنے لمبے عرصہ کے لئے یہ پیشگوئی ہے؟ کون کہہ سکتا ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ کس کی نگاہ اتنے طویل زمانہ پر حاوی ہو سکتی ہے؟ یقیناً کوئی عقل ایسی تیز اور کوئی ذہن ایسا رسا نہیں ہو سکتا۔ زمانہ ہر روز بدلتا اور جدید رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ نت نئی تبدیلی ہوتی ہے۔ صفحۂ ارض پر سینکڑوں ہزاروں انقلاب آتے ہیں۔ انسان مرتے اور فنا ہوتے ہیں۔ بڑی بڑی حکومتیں بنتی اور مٹتی ہیں۔ پُر رونق شہر آباد ہوتے اور تباہ ہو جاتے ہیں۔ عروج اور متمدن اقوام کا نام اس معمورہ سے محو کر دیا جاتا ہے مختلف تہذیبیں اور متمدن تمدن فنا کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر خدا کا اپنے نبی کے ذریعے کہی ہوئی بات میں سرمو فرق نہیں آتا۔ صدیاں اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ مگر وہ قانون جو ایک دفعہ مظلوم مسیح علیہ السلام کو دکھ دینے کی وجہ سے یہودیوں پر پیشگوئی کے رنگ میں قائم کیا۔ بدلنے میں نہیں آتا۔ یہودی سرمایہ دار ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی دولتیں ان کے قدم چومتی ہیں۔ زر و مال سمٹ کر ان کے کیسوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں ان کی مقروض ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کی ذلت و نکبت دور نہیں ہوتی۔ اور انہیں آرام سے بسر کرنے کے لئے کہیں جائے پناہ نہیں ملتی۔ وہ ایک ملک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے ملک میں دھکا دئے جاتے ہیں ان کو ننگ انسانیت خیال کیا جاتا ہے ہر ممکن تکلیف ان کے لئے روا رکھی جاتی ہے۔ بڑی بڑی طاقتوں اور اثر والے افراد اور گروہ ان کی حمایت میں آواز اٹھاتے اور عملی اقدام بھی کرتے ہیں۔ مگر الہام الٰہی کی حقانیت محجوب نہیں ہوتی۔ بلکہ روز بروز نئی شان سے جلوہ گر ہوتی ہے۔

ہزاروں سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں اشد ترین دشمن فرعون مصر نیل کی پہنائیوں میں غرق کر کے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس کی لاش کا کہیں پتہ بھی نہیں لگتا۔ مگر خدائے عالم الغیب کہتا ہے کہ:۔

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ آیَةً۔

کہ ہم تیرے ناپاک بدن کو آنے والی نسلوں کے لئے درس عبرت کے طور پر محفوظ یادگار کے طور پر محفوظ یادگار کے طور پر رکھیں گے۔ دنیا اس فرعون کو بھول جاتی ہے۔ مرور زمانہ کے ساتھ یہ بات بھی لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ مگر سینکڑوں سال گذرنے پر اس کا جسم ایک دن تہ زمین سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے محققین اور ماہرین اپنے علوم و فنون کو صرف کر کے اس امر کے ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ کہ یہ اسی فرعون کا بدن ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں کفر اہمہ تھا۔ کیا یہ خارق عادت اور محیر العقول واقعہ کسی منجم اور رمال کے بے حقیقت علم کی بدولت ظہور پذیر ہو سکتا ہے ناممکن۔

خاکسار:۔ خلیل احمد ناصر بی۔ اے

پتہ درکار ہے

شیخ غلام محمد صاحب ولد میاں علی بخش صاحب تاجر کتب مالک انڈین بک ایجنسی مغل گیٹ امرتسر کا اگر کسی دوست کو پتہ معلوم ہو یا اگر وہ خود اس اعلان کو دیکھیں تو براہ مہربانی جلد از جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کیونکہ نظارت ہذا کو ان سے ایک ضروری کام ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

کارکنوں کے متعلق تحقیقاتی کمیشن کا اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پورا کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے اپنی درخواست معہ تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی عرضیاں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔ خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱	نام معہ ولدیت درخواست کنندہ	5	امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۲	تاریخ بیعت	۶	خلاصہ سندات و سفارشات
۳	تاریخ پیدائش	۷	صحت
۴	امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ	۸	کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:- ۱ احمدی ہونا لازمی ہے۔ ۲ عمر ۱۸ سے ۲۸ سال تک۔ ۳ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ ۴ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں اخلاص وغیرہ کے متعلق لگائی جاسکتی ہیں۔ ۶ ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ ۷ شرط ۴ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ لگائے جاسکتے ہیں۔ ان سب شرائط کے علاوہ ظاہری شعائر اسلام کا پابند ہونا ہر امیدوار کے لئے لازمی ہے۔

نوٹ ۱ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

نوٹ ۲ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۰/۱۵ روپے ماہوار ہوگی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

نوٹ ۳ جن امیدواروں کی درخواست تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جاویگی۔

نوٹ ۴ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برلن ۲۴ ستمبر۔ جرمنی نے تیس ہزار توپیں اور تین ہزار مشین گنیں چیکوسلواکیہ اور روسی سرحدوں کی طرف بھیج دی ہیں سرحدی شہر فوجوں کے لئے خالی کرائے جا رہے ہیں۔ نیز جرمنی اور چیکوسلواکیہ کے درمیان ریلوے آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہر ہٹلر نے مسٹر چیمبرلین کو جو میمورنڈم دیا ہے۔ اس میں قیام امن کے لئے پراگ کو آخری تجاویز پیش کی گئی ہیں جنہیں اگر منظور نہ کیا گیا۔ تو جنگ ناگزیر ہوگی

پراگ ۲۴ ستمبر۔ سوڈٹین علاقہ پر چیکوں کے دوبارہ قبضہ ہونے پہ سوڈٹین جرمنوں نے جرمن سیاہ پوشوں اور طوفانی سپاہ کی امداد سے سوڈٹین علاقوں کا محاصرہ کر لیا۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ ان ضلعوں اور شہروں سے سوڈٹینوں کو نکال دیا جائے۔ جن پر کہ وہ قابض ہیں

پیرس ۲۴ ستمبر۔ فرنچ ملٹری چیف جرنیل فوچہ نے استعفیٰ داخل کر دیا ہے اور درخواست کی ہے کہ اسے فوراً ملازمت سے سبکدوش کیا جائے۔ یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرنیل فوچہ چیکوسلواکیہ کی فوجوں میں شامل ہو گیا ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے تمام تاون ہالوں پر نیم لام بندی کے احکام چسپاں کر دیئے گئے ہیں اور چند خاص قسم کی ریزرو سپاہ کو واپس بلایا گیا ہے۔

اشیچ ۲۴ ستمبر۔ ایچ میں لوگ محاصرہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ضلع کا چیکوسلواکیہ سے تعلق بالکل منقطع ہو گیا ہے۔ ریگ سے وہاں کوئی خبر نہیں آتی۔ جرمن کے کسٹم افسروں کا بیان ہے کہ سرحد کو عبور کرنا خالی از خطرہ نہیں کیونکہ چیک فوج کسٹم افسروں پر مشین گنیں چلا رہی ہے

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ انگلستان میں جنگ کو ناگزیر خیال کیا جا رہا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ یکم اکتوبر کو ہٹلر کی افواج چیکوسلواکیہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گی۔ چیک گورنمنٹ ہر پیش آمدہ مشکل کے مقابلہ کے لئے تیار بیٹھی ہے۔

لوگ قومی جوش میں سرشار رہیں۔ اور ہر طرف سے یہ آوازیں آ رہی ہیں کہ ہم اپنے ملک کی ایک انچ زمین بھی کسی کو نہیں دیں گے۔

برلن ۲۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چیک گورنمنٹ نے سوڈٹین جرمنوں کے لیڈر ہر کنٹ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور دوسرے لیڈروں کی گرفتاریوں کی بھی توقع ہے۔

برلن ۲۵ ستمبر برلن میں ہوائی حملہ کا بہت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کو اس سے متنبہ کرنے کے لئے سرگرمی سے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ بلند عمارتوں پر ہوائی جہازوں پر فائر کرنے والی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ اور ۳ ½ لاکھ گیس ماسکس تقسیم کئے گئے ہیں

وارسا ۲۵ ستمبر۔ پولینڈ کی کرسچن پارٹی نے جو ایک زبردست منظم پارٹی ہے۔ اپنی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چیکوسلواکیہ پر حملہ کرنے والے غاصبوں کا مقابلہ کرے۔

وائناہ ۲۵ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل صبح ایک چیک ہوائی جہاز نے وائنا پر پرواز کیا۔ جس پر توپوں نے فائر کئے۔ اور اس وجہ سے اسے واپس ہونا پڑا۔ چیک گورنمنٹ نے سوائے فوجی ضروریات کے ہوائی جہاز کا استعمال ممنوع قرار دیدیا ہے۔

دہلی ۲۵ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں تین گھنٹہ کی بحث و تمحیص اور گاندھی جی کے مشورہ سے یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیا جائے۔ کہ متوقع جنگ چھڑ جانے کی صورت میں جو کارروائی وہ مناسب سمجھے اختیار کرے۔ اسی مفہوم کا ریزولیوشن کل کھلے اجلاس میں پیش کر کے منظور کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

پراگ ۲۵ ستمبر۔ چیک گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سوڈٹین علاقہ کو جرمنی کے حوالہ کر دینے کے مطالبہ پر زور دیتے ہوئے برطانیہ اور فرانس نے کہا تھا۔ کہ اگر ہٹلر کی تجاویز کو منظور نہ کیا گیا۔ تو وہ اسے امداد دینے کے وعدہ پر قائم نہیں رہ سکیں گے۔ اس کے علاوہ ان دو نو ممالک کے سفراء نے کہہ دیا تھا۔ کہ ان کی حکومتیں چیک گورنمنٹ کو فوجی تیاریاں نہ کرنے کا مشورہ نہیں دے سکتیں۔ اور ان باتوں کی وجہ سے ہم نے فوجی تیاریاں شروع کی ہیں۔

کراچی ۲۵ ستمبر۔ سندھ کی وزارت نے کانگرس سے مایوس ہو کر اب مسلم لیگ کے ساتھ گفتگو سے مصالحت شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ تجویز کی گئی ہے کہ ہوائی جہاز اور بم سازی کے کارخانے برطانیہ کے بجائے کینیڈا میں بنائے جائیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ میں ہر وقت ان پر بمباری کا خطرہ رہے گا

دہلی ۲۵ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ڈاکٹر کھارے کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کا ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ ان کے خلاف سخت تقریریں کی گئیں۔ اور کہا گیا کہ اگر ہائی کمانڈ مداخلت نہ کرتا۔ تو وہ کانگرس کو بالکل ذلیل کر دیتے صرف گیارہ ممبر ریزولیوشن کے خلاف تھے

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ گورنمنٹ بنگال نے ایک اعلان کے ذریعہ سیاسی قیدیوں کے متعلق اپنی پالیسی واضح کی ہے اور لکھا ہے کہ جو دہشت پسند قیدی خطرناک اور مسلسل بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ وہ رہا کر دیئے جائیں گے۔ باقی قیدیوں کا معاملہ ایک مشاورتی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جس میں ہر پارٹی کا ایک ممبر شامل ہوگا۔

لاہور ۲۵ ستمبر۔ غیر زراعت پیشہ لوگوں کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے گوسوامی گنیش دت نے کہا۔ کہ یونینسٹ پارٹی کے مقابلہ میں ایک انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم کر رہا ہوں۔ ایک ماہ میں اس کے بیس ممبر بن گئے ہیں۔ اور دو ماہ میں وزارت ٹوٹ جائے گی۔ اور اسے توڑے بغیر میں اتراکھنڈ نہیں جاؤں گا۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ کے سامنے اس وقت بعض دیگر صنعتی تجاویز کے علاوہ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ پنجاب میں سائیکل بنانے کا کارخانہ جاری کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے مشرقی اضلاع میں سے کوئی جگہ منتخب بھی کر لی گئی ہے۔ ہندوستان میں ہر سال ایک کروڑ روپیہ کے سائیکل غیر ممالک سے آتے ہیں۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے امریکہ کی دو کمپنیوں کو ۴۰۰ ہوائی جہاز مہیا کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

دہلی ۲۵ ستمبر۔ مرکزی اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جو ممبر اسمبلی کے اجلاس سے غیر حاضر ہوگا۔ اسے مستعفی ہونا پڑے گا۔ چنانچہ اسی وجہ سے ایک ممبر سے استعفیٰ لیا گیا ہے۔

دہلی ۲۵ ستمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ہندوستان کی ریاستوں کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں ٹراونکور۔ حیدرآباد اور کشمیر میں تشدد آمیز پالیسی کی مذمت کی گئی۔

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ چند روز ہوئے امریکہ میں جو خوفناک طوفان آیا تھا۔ اس کے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ ۱۰۰۰ اشخاص ہلاک اور ۶۰ ہزار بے خانماں ہو گئے نقصان کا اندازہ ۴۰۰ ملین پونڈ لگایا گیا ہے

بارسیلونا ۲۴ ستمبر۔ دوپہر کے وقت یہاں پر ہوائی حملہ کیا گیا۔ جس کے دوران

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی